قادیانی باپ اور بیٹے کی تعریف کے گیت

نمک حلالی کا ثبوت

"بنایا ندیموں نے فرعون ان کو"

مرزا صاحب قادیانی اپنی تعریف آپ کیا کرتے تھے، گو آپ ہر میدان میں شکست کھاتے۔ دہلی میں بمقابلہ مولانا نذیر حسینؒ اور مولانا بشیر صاحب سہسوانی مباحثہ کو نہ نکلے۔ لاہور میں پیر صاحب گولڑہ کے مقابل نہ آئے۔ خاکسار کو قادیان بلایا، مگر جب میں پہنچا تو حرم سرا سے باہر نہ نکلے۔ مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے ساتھ مباہلہ کرکے نامراد ہوئے۔ باایں ہمہ مرزا صاحب یہی کہتے رہے

الا انّنی فی کل حرب غالب	الا انّنی اسد وانك ثعلب
"میں ہر میدان میں غالب ہوں	میں شیر ہوں تو لومڑ ہے"

یہ بھی کہا کہ جس جس نے میرے ساتھ مباہلہ کیا وہ مر گیا۔ حالانکہ مباہلہ صرف ایک مولوی عبدالحق غزنوی سے ہوا تھا جو مرزا صاحب سے سات سال بعد فوت ہوئے۔

یہی کمال آج ان کے صاحبزادہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان میں ہے۔ یا نمک حلالوں کی طرف سے دکھایا جاتا ہے کہ وہ ایسے ہی ویسے ہیں کل دنیا سے افضل ہیں ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ۱۹۲۵ء میں میاں محمود نے علماء دیوبند کو بالمقابل پُر از معارف تفسیر قرآن لکھنے کے لئے چیلنج دیا تھا جس کے جواب میں خاکسار نے چیلنج منظور کیا اور صاف لکھا کہ ہم کوئی شرط شروط نہیں لگاتے بس سادہ قرآن لیکر بٹالہ کی جامع مسجد میں آکر آمنے سامنے تفسیر لکھو۔ پس یہ جواب سنتے ہی قادیان میں خاموشی کا نہیں بلکہ سکتے کا عالم ہو گیا۔ جب مریدوں

نے تقاضا پر تقاضا کیا تو آپ بولے کہ ہم سادہ قرآن لیکر نہیں آئینگے ہم نے کب کہا کہ ہم عربی زیادہ جانتے ہیں۔ ہم کلید قرآن بھی رکھینگے، تفسیریں بھی رکھینگے۔ وغیرہ۔

اس کے جواب میں پھر ہم نے لکھا۔ تم جو چاہو رکھ لو مگر سامنے ضرور آؤ۔ (اخبار اہلحدیث۔ ۳۔ اپریل ۱۹۳۱ء) بااین ہمہ نمک حلالی نمک خواران خلافت کی سنئے۔

کوہاٹ میں ہمارے دوست خان غلام احمد خان صاحب آف ہنگو نے مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی پر تقریر کی۔ تقریر میں مرزا صاحب کے آخری فیصلہ کا ذکر بھی آیا۔ مرزائیوں کو جواب دینے کے لئے دعوت دی تھی۔ مگر مرزائی بوجہ بزدلی یا باتباع سنت مرزا نہ پہنچے۔ صرف نوٹ نویس کو بھیجدیا۔ اُس کے بعد قادیانیوں نے ایک رپورٹ شائع کی۔ جس کا نام ہے "روئداد مباحثہ کوہاٹ"۔ اُس میں جہاں اور عجائبات لکھے ہیں، ایک عجیب بات یہ لکھی ہے کہ مخالفین کی طرف سے جو اعتراض ہوتا ہے (کہ مرزا صاحب نے اعلان کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ میرے سامنے نہ مرا تو میں جھوٹا) اس سوال کا جواب دیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ دس مرتبہ مرچکا ہے[۱] اور مرزا صاحب ابھی تک زندہ ہیں۔ اُن دس مرتبوں میں سے ایک مرتبہ کی موت یہ ہے۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے مقابلہ میں کبھی قرآن کریم کے کسی ایک رکوع یا چند آیات کی تفسیر لکھنے کی جرأت نہ کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جب تفسیر نویسی کے لئے تمام علماء پنجاب وہندوستان کو بلایا جن میں مولوی ثناء اللہ صاحب بھی شامل تھے تو مولوی صاحب کو جرأت نہ ہوئی کہ مسیح موعود کے فرزند کا ہی مقابلہ کریں۔ یہ چوتھی

---

[۱] تو بھی اب تک لکھتا بولتا ہے۔ شاید تازہ مرا ہے ۱۲ منہ

موت تھی جوان پر وارد ہوئی۔" (صفحہ ۲۳)

اُف کتنا جھوٹ، کتنی دلیری، کتنا افترا، کتنی جسارت۔ حالانکہ واقعہ صرف یہ ہے کہ نہ باپ سامنے آیا نہ بیٹا۔ اور نہ آئندہ کو امید ہے۔ مگر نمک خواران خلافت اپنا حق نمک ادا کرنے کو یہ سب کچھ افترا کر رہے ہیں۔ مخلوق خدا کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ جسطرح انہوں نے بڑے میاں کو بنایا تھا چھوٹے میاں کو بھی بنا رہے ہیں۔ اخبار "مباہلہ" اور "پیغام صلح" کا بیان الگ کرکے قادیانی نمک حلالوں کی سنئے کیا کچھ کہہ رہے ہیں۔

"۱۴۔ مارچ ۱۹۱۴ء کا وہ دن تھا جب قدرت ثانیہ کا دوسرا مظہر دنیا میں جلوہ گر ہوا۔ (یعنی میاں محمود خلیفہ قادیان بنا) اور اس آفتاب کی ضیا پاش شعاعوں کی تاب نہ لاکر شپرہ چشم تاریکی کے کونوں میں جا گھسے[۱]۔ آج پورے سترہ سال ہوگئے دنیا نے دیکھا کہ وہی جس کے مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ جسے گرانے کیلئے بڑوں اور چھوٹوں نے اتحاد کیا۔ وہی دنیا کے اسیروں کا رستگار بنا۔ قوموں کا سردار کہلایا۔ اور خاص و عام کا مرجع بن گیا۔ ہر ہاتھ جو ہمارے آقا فضل عمر[۲] ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف اُٹھا شل[۱] ہوگیا۔ ہر انسان جس نے آپ کو گرانا چاہا نہایت بری طرح ذلیل اور رسوا ہو کر رہا۔ جنہیں اپنے علم[۱] پر ناز تھا وہ آپ کے مقابل پر جاہل ثابت ہوئے[۱]۔ جنہیں حسن تدابیر کا گھمنڈ تھا وہ آپ کے سامنے طفل مکتب ثابت ہوئے[۱]۔ خدا نے آپ کو ظاہری اور باطنی علوم سے پر کیا۔ آپ کو مسیح پاک کا سچا جانشین ثابت کیا۔ اور آپ کے ہاتھوں پر اسلام کی فتح[۳] کو مقدر کردیا۔ اور آج وہ دن ہے جبکہ وہ اولوالعزم محمود شوکت و ظفر کا جھنڈا لئے بصد عزو شان خلیفہ مانا جاتا ہے۔ خدا کی غیرت نے نہ چاہا کہ خلیفہ کا لقب کسی

[۱] لاہوری جماعت مرزائیہ کی طرف اشارہ ہے ۱۲ [۲] یہ اضافت کیسی ہے ۱۲

[۳] اسی مقدر کو آزمانے کیلئے اسی ہزار روپیہ خرچ کرکے انگلستان سے ہو آئے جہاں اسلام کی بنیاد لگادی۔

این کرامت ولی چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

یہ ہے وہ گُر جو ان لوگوں نے حاصل کر کے اپنی مصنوعی تنظیم بنائی ہوئی ہے جس سے ان کا کام چلتا ہے۔ جس کا ادنےٰ ثبوت یہ ہے کہ پہلے ایک دفعہ تجارتی کمپنی بنائی جس کے لاکھ کے سرمایہ میں ہزارہا کا اصلی یا فرضی نقصان دکھا کر شرکار کو فی روپیہ کچھ آنے دیکر سٹور بند کیا گیا۔ آج پھر تجویز ہو رہی ہے کہ جراب بافی کی کمپنی بنائی جائے۔ عقلمند مرید پھر طیار ہو جائینگے۔ سچ ہے ؎

لولا الحمقاء لبطلت الانبیاء

قادیانی دوستو! آجتک تمہارے بڑوں اور چھوٹوں سب نے ہم سے مقابلے کئے۔ مگر وہ سب کے سب مناظرانہ تھے۔ آج ہم ایک غیر مناظرانہ مقابلہ کی دعوت دیتے ہیں۔ سنو!

جس خلیفہ کی تم لوگ اتنی شان دکھاتے ہو جو اوپر ذکر ہوئی اُس کو میدان میں لاؤ۔ خاص عنوان "صداقت اسلام" اور "صداقت مرزا" پر ہم دونوں زبانی تقریر کریں۔ اور تقریر کے حسن و قبح کا اثر ناظرین پر چھوڑ دیں۔ یہ ایک طریق آجتک عمل سے خالی ہے۔ پس اس پر عمل کرو اور دنیا کو دکھا دو کہ ہم اُس نبی کی امت ہیں جس کا قول ہے ؎

قول مرزا در ثمین فارسی:
آدمم نیز احمدِ مختار | در برم جامۂ ہمہ ابرار
آنچہ دادست ہر نبی را جام | داد آں جام را مرا بتمام

اس اپنے رسول کے بیٹے اور جانشین کو دینی خدمت کیلئے سامنے لاؤ۔ جس کی شان میں قادیانی مسیح موعود کا الہام ہے۔

كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

(گویا خدا آسمان سے اُتر آیا) (حقیقۃ الوحی)

اور کو بھی ملے - قدرت خداوندی نے سب کو نیچے گرا کر اسی کو جو برحق خلیفہ تھا دنیا میں رکھا۔" (الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء صٰ)

ناظرین! یہ ہے اُس مصرعہ کی تصدیق جو مولانا حالی مرحوم نے کہا ہے ؎

بنایا ندیموں نے فرعون اُن کو

اور سنئے خلیفہ قادیان کی وہ عظمت شان ہے کہ ذی عقل انسان تو ان کی عزت کرتے ہیں یا ان کے سامنے دبتے ہیں - ہم بتائیں کہ بیجان اشیاء بھی آپ کو سلطان الاولیاء جانکر آپ کے سامنے جھکتی اور سلام کرتی ہیں -

ایک دفعہ خلیفہ قادیان شملہ سے کیک بسکٹ کھاکر واپس آئے انبالہ اسٹیشن پر ہردوار پسنجر گاڑی سے تبدیلی ہوتی ہے - اُس روز ہردوار پسنجر چند منٹ لیٹ تھی - جو بالکل معمولی بات ہے - اس کو کسی ملا دو پیازہ مرید نے جسطرح لکھا یا خلیفہ صاحب کے اشارہ نے اُس سے لکھوایا - وہ قابل دید و شنید ہے - سنئے!

"چونکہ آج ہردوار پسنجر پر مملکت روحانیت کا سلطان (میاں محمود) سوار ہونے والا تھا اس لئے گاڑی کو ضرورت محسوس ہوئی کہ گنگا میں اشنان کر کے آئے - اس لئے وہ چند منٹ دیر کا عذر کرتی ہوئی پہنچی اور جماعت انبالہ اپنے امام سے مصافحہ کر کے رخصت ہوئی - (جل جلالہٗ)"

(الفضل ۱۴ - اکتوبر ۱۹۱۷ء صٰ)

ناظرین! کتنی بڑی کرامت ہے - ٹرین کی ٹرین ساری باوجود بے زبان غیر ذی العقل ہونے کے دریائے گنگا میں نہانے کو پل پر سے اُتری اور اُتر کر نہائی اور نہا کر اوپر چڑھ بھی گئی مگر کسی مسافر لیڈی یا لیڈے کا بال تک نہ بھیگا نہ سامان کو نمی پہنچی - بلکہ یوں کہئے کہ کسی کو خبر تک نہ ہوئی - یہ کرامت اُس کرامت سے بڑھ گئی جس کا ذکر اس شعر میں ہے ؎

اس مقابلہ کے لئے تین مقاموں میں سے جو مقام بھی خلیفہ قادیان منظور کریں ہمیں منظور ہے۔ بٹالہ۔ امرتسر اور لاہور۔ سنو! ؎

ہم وہ نہیں کہ دور سے باتیں کیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
دعوے اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھائیے
اپنا تو ہے یہ قول کہ آئے ہیں آئیے

سلسلہ مضامین معماریہ ۱۷

دلائل مرزا

دلیل نمبر

کسوف مرزا

بقلم منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری

یادش بخیر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی عجیب دل و دماغ، گوناگوں صفات، سراپا بے نظام کلام کے "مالک" صاحب" اور وارث تھے۔ آپ کے ملفوظات سے واقفیت رکھنے والے اصحاب جانتے ہیں کہ ابتداءً آپ ایک معمولی مناظر خادم اسلام کی شکل میں نمودار ہوئے۔ بڑھتے بڑھتے مجدد۔ ملہم۔ محدث۔ متکلم بنے۔ اس پر بھی صبر نہ آیا تو مثیل مسیح بلکہ خود مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا۔ اس کے ساتھ ہی جزوی، ناقص، مجازی، مثالی، ظلی، بروزی نبوت پر بھی قبضہ کیا۔ اس سے ذرہ ترقی کی تو مسند رسالت غیر تشریعی پر متمکن ہو کر حضرت یحییٰ و زکریا وغیرہ انبیاء کے ہم پلہ ہونے کا فرمان جاری کیا۔ پھر صاحب شریعت نبی بنے اور محمد ثانی کہلائے۔ اور ترقی کی تو جری اللہ فی حلل الانبیاء کا الہام اُتار کر جامع النبیین ہونے کا اعلان کیا۔ کہیں کہیں ابن اللہ بلکہ ظلی خدا، بلکہ سچ مچ خدا[1] بنے۔ صاحب کن فیکون، مختار اجبار و[2] امانت ہونے کا دعوے کیا۔

[1] آئینہ کمالات ۱۲ [2] خطبہ الہامیہ ۱۲